روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | منگل ۶ ذیقعدہ ۱۴۱۱ھ، ۲۱ ہجرت ۱۳۷۰ ہش، ۲۱ مئی ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۱۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخرت میں بھی دعاؤں کا سلسلہ جاری رہتا ہے

"آخرت میں بھی دعاؤں کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد کی جو زندگی ہے اس میں اور بھی مزید ترقیات عطا ہوتی ہیں اور روحانی دنیا میں کوئی ترقی دعا کی مدد کے بغیر عطا نہیں ہو سکتی۔ اس مضمون کو خوب ذہن نشین کر لیں۔ پس اگر مرنے کے بعد ترقیات کا سلسلہ جاری ہے تو دعاؤں کا سلسلہ لازم ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"میرے نزدیک مورتی بنانے والوں نے خدا تعالیٰ کی اس حکمت اور راز کو نہیں سمجھا جو اس نے اپنے آپ کو بظاہر ایک حالتِ غیب میں رکھا ہے۔ خدا تعالیٰ کا غیب میں ہی ہونا انسان کے لئے تمام تلاش اور جستجو اور کل تحقیقاتوں کی راہوں کو کھولتا ہے۔ جس قدر علوم اور معارف انسان پر کھلے ہیں وہ گو موجود تھے اور ہیں، لیکن ایک وقت میں وہ غیب میں تھے۔ انسان کی سعی اور کوشش کی قوت نے اپنی چمکار دکھائی اور گوہرِ مقصود کو پا لیا۔ جس طرح پر ایک عاشقِ صادق ہوتا ہے۔ اس کے محبوب اور معشوق کی غیر حاضری اور آنکھوں سے بظاہر دور ہونا اس کی محبت میں کچھ فرق نہیں ڈالتا۔ بلکہ وہ ظاہری ہجر اپنے اندر ایک قسم کی سوزش پیدا کر کے اس پریم بھاؤ کو اور بھی ترقی دیتا ہے۔ اسی طرح پر مورتی لے کر خدا کو تلاش کرنے والا کب سچی اور حقیقی محبت کا دعویدار بن سکتا ہے؟ جبکہ مورتی کے بدوں اس کی توجہ کامل طور پر اس پاک اور کامل حسن ہستی کی طرف نہیں پڑ سکتی۔"

(ملفوظات جلد اوّل صہ ۲۱۲)

جہاں تک ہو سکے عورتوں کیساتھ بھلائی اور نیکی کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو۔

"ہندوستان میں لوگ عورتوں کو فرائض شادی و نکاح کے علم نہیں سکھاتے۔ یہاں تک کہ حیض و نفاس تک کے امراض کی عورتوں کو خبر نہیں ہوتی کہ یہ کیا بلا ہے اور کس بلا کا نام ہے؟ تعلیم و تربیت عورتوں کی بہت کم رہ گئی ہے۔ مرد چاہتا ہے کہ جیسا میں نے ہومر اور شیکسپیئر اور اور لوگوں کے ناول پڑھے ہیں میری بیوی بھی ایسی ہی ہو اور ایسے ہی ناز و نخرے میری عورت کو بھی آتے ہوں جیسے کہ اکثر ناولوں میں پڑھ چکا ہوں۔ ہمارے مولیٰ کو چونکہ یہ سب باتیں معلوم تھیں اس لئے اس نے لتسکنوا الیھا فرمایا ہے یعنی شادی سے تم کو بڑا آرام ہوگا۔ اور چونکہ عورتیں بہت نازک ہوتی ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان سے ہمیشہ رحم و ترس سے کام لیا جائے اور ان سے خوش خلقی اور حلیمی برتی جائے۔ مجھے پنجاب اور ہند کی عورتوں پر خاص کر ترس آتا ہے کہ یہ بیچاری ہر ایک کام سے ناواقفیت رکھتی ہیں۔ عرب کی عورتیں بڑی آزاد ہوتی ہیں اور وہ اپنے حقوق طلب کرنے میں بڑی ہوشیار ہوتی ہیں۔ پھر باوجود ان کے بہت ہی بے باک اور بے دھڑک ہونے کے کسی کو جرأت نہیں کہ ان کو کوئی کچھ کہہ سکے یا ان پر کوئی حرف لا سکے اور فرمایا کہ (اور تم ان سے اچھا سلوک کیا کرو) جہاں تک ہو سکے ان سے بھلائی کرو۔ تم ان سے نیکی کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ تم کو اس کے عوض بہت سے بہتر اجر دے گا۔ چونکہ میرا مطالعہ بہت ہے اور مرد عورتوں کو اکثر درس دینے کا مجھے موقع ملا ہے۔ اس لئے مرد اور عورتوں کی طبائع کا مجھے خوب علم ہے اور ان کی فطرت سے خوب واقف ہوں۔

بیاہ کے سبب دو عظیم الشان جماعتوں میں ربط و اتحاد پیدا ہو جاتا ہے اور کئی بھائی بہنیں نئے پیدا ہو جاتی ہیں۔ میدانِ رشتہ داری وسیع ہو جاتا ہے۔ زیادہ کیا کہوں یہ کہانی بڑی دردناک ہے اور میرے دل میں اس قدر کام ہیں کہ دم بھر کی بھی فرصت بڑی مشکل سے ملتی ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ اپریل ۱۹۱۳ء)

ناظمینِ اطفال توجہ فرمائیں

کوشش کریں کہ سو فیصد اطفال نماز سادہ یاد کریں۔ قرآنِ کریم ناظرہ کی طرف بھی خصوصی توجہ دیں۔

یومِ قدرتِ ثانیہ کا پروگرام

تمام امراء کرام، صدر صاحبان اور مربیان کرام حسبِ سابق اپنے اپنے ہاں ۲۷ مئی ۱۹۹۱ء کو (یا جب مناسب سمجھیں) "یوم قدرتِ ثانیہ" کے پروگرام کو کامیاب بنائیں "قدرتِ ثانیہ" کی برکات و فوائد سے تمام احبابِ جماعت کو آگاہ فرماویں اور پھر اس کارروائی کی رپورٹ مرکز کو ارسال کریں۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

اس سال جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کے لئے واقفینِ زندگی طلباء کا انٹرویو دو دفعہ ہوگا۔ صوبہ پنجاب کے اُمیدواران کا انٹرویو مورخہ یکم جون ۱۹۹۱ء بروز ہفتہ بوقت سات بجے صبح ہوگا۔ دیگر صوبہ جات (صوبہ سندھ۔ سرحد، بلوچستان) کے امیدواران کا انٹرویو ان کے میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔ امیدواران اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب/صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو جلد ارسال فرمائیں اور اپنے نتیجہ امتحان کی بھی جلد اطلاع دیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے اصولاً امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد نمبر) ہونا ضروری ہے۔ الف لے کے لئے عمر کی ۱۸ سال اور بی اے کے لئے عمر کی ۲۰ سال کی حد مقرر ہے۔

انٹرویو کے وقت سکول/کالج کا اصل سرٹیفیکیٹ اور اس کی دو عدد فوٹو سٹیٹ کاپی اور مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تعارفی چٹھی ساتھ لائیں۔ درخواست دہندگان کو انفرادی طور پر بھی اطلاع کی جا رہی ہے۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ || پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ || قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۱ ۔ ہجرت ۱۳۷۰ ہش ۲۱ ۔ مئی ۱۹۹۱ء

نوجوانوں سے گذارش

ہو سکتا ہے بعض چھوٹی عمر کے بچوں کے دل میں بھی یہ خواہش پیدا ہوتی ہو کہ وہ بڑے ہو کر کیا بنیں گے اور جو کچھ وہ بننا چاہتے ہوں اس کے لئے دل لگا کر کوشش بھی کرتے ہوں ۔ لیکن اگر ایسا ہوتا بھی ہے تو بہت کم کم ۔ زیادہ تر نوجوانی کی عمر میں انسان اپنے دائیں بائیں اور آگے پیچھے دیکھتا ہے ۔ لوگ مختلف کام کرتے ہوئے اس کے سامنے آتے ہیں اور وہ پرکھنے کی کوشش کرتا ہے کہ کون سا کام اس کے مناسب حال ہے ۔ یا دوسرے الفاظ میں وہ یہ فیصلہ کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ اسے کون سا کام کرنا ہے ۔ کیا پیشہ اختیار کرنا ہے ۔ یا عام فہم الفاظ میں کس طرف جانا ہے ۔ یہ عمر شعور کی عمر ہوتی ہے ۔ انسان اپنا اچھا برا پہچاننے کے قابل ہو جاتا ہے ۔ اور اپنی خواہشات کو بعض بنیادی خیالات کے ساتھ وابستہ کر سکتا ہے ۔ ڈاکٹر بننا ہے تو کیوں ۔ انجنیئر بننا ہے تو کیوں ۔ پولیس میں بھرتی ہونا ہے تو کیوں ۔ فوج میں جانا ہے تو کیوں یا ٹھیکیداری کرنی ہے تو کیوں ۔ وہ ان کاموں پر بھی غور کرتا ہے اور اس سلسلہ میں اپنے وسائل کو بھی اپنی نظر میں رکھتا ہے ۔

حقیقت میں یہی وہ عمر ہے جس میں نوجوان کی مکمل طور پر رہنمائی کی ضرورت ہے ۔ اسے جہتیں بتائی جائیں ۔ ان جہتوں کو اختیار کرنے کے طریق اور مراحل سے آگاہ کیا جائے ۔ اور اگر ممکن ہو ۔ اور معاشرے کیلئے تو ممکن ہونا ہی چاہیئے ۔ اس کی مدد کی جائے ۔ جو کچھ وہ کرنا چاہتا ہے وہ کر سکے ۔

جہاں تک مختلف تعلیمی اداروں کا تعلق ہے ہماری نظارت تعلیم خدا کے فضل سے احمدی نوجوانوں کی ہر قدم پر رہنمائی کرنے کی کوشش کرتی ہے ۔ اور اس رہنمائی کا مظاہرہ الفضل کے ذریعہ ہوتا ہے ۔ کس مضمون کے لئے کہاں داخلہ مل سکتا ہے ۔ اور کب داخلہ مل سکتا ہے اور کس طرح داخلہ مل سکتا ۔ یہ ساری باتیں نظارت تعلیم کی طرف سے الفضل میں شائع ہوتی رہتی ہیں ۔

ہمیں اس کالم کے ذریعہ اپنے نوجوانوں سے صرف یہ کہنا ہے کہ وہ ان مواقع کے حصول کیلئے الفضل کا ضرور مطالعہ کریں ۔ دیگر امور کے علاوہ نظارت تعلیم کے اعلانات پر بھی توجہ دیں اور ان سے فائدہ اٹھائیں ۔

> خدا سے بات کرو تو ادب سے بات کرو
> تم اس کے پیار کو چاہو مگر غضب سے ڈرو
>
> اسی کا نام ہے تقویٰ یہی ہے جانِ دعا
> اسی کے ہاتھ میں دو اپنا ہاتھ ، دیدہ ورو
>
> ابو الاقبال

میرے مولیٰ تری خدائی میں
صبر کے امتحان کتنے ہیں ؟

ظُلم کے دوش پر ابھی باقی
تیر کتنے ؟ کمان کتنے ہیں ؟

سہمے سہمے اُداس ہجر کے دِن
مالکِ دو جہان کتنے ہیں ؟

دستِ قدرت سے ڈھیل پائی ہے
زعم کتنے گمان کتنے ہیں

سارے ہمدردِ حق ہیں مُہر بہ لب
دشمنوں کے بیان کتنے ہیں !

نوجواں نسل مجھ سے پُوچھتی ہے
ضبط کے امتحان کتنے ہیں؟

امۃ الباری ناصر

چُپ رہنا مناسب ہے نہ کہنا ہی مناسب
حالات کے دھارے میں ہے بہنا ہی مناسب؟
مشہوری بھی کرتے ہیں وہ سگریٹ کی مسلسل
پھر کہتے ہیں جی اس سے ہے بچنا ہی مناسب

ڈاکٹر حنیف احمد قمر

قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو

" سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے ۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو ۔ ۔ ۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے ۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

تلقین عمل

خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ جولائی ۱۹۴۵ء میں حضرت فضل عمر (اللہ تعالےٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے فرمایا:

کچھ دن ہوئے میرے پاس ایک شکایت پہنچی۔ غالباً دارالرحمت غربی کے خدام الاحمدیہ کی طرف سے ان کے صدر کے پاس ایک شکایت کی گئی جسکی ایک نقل شکایت کنندہ نے میرے پاس بھیج دی ہے وہ یہ ہے کہ خدام الاحمدیہ کے چندہ کے لئے جب نوجوان انصار اللہ کے پاس گئے تو انہوں نے نہ صرف چندہ دینے سے انکار کر دیا بلکہ قسم قسم کے طعنے بھی دیئے تمہارا ہمارے ساتھ کیا واسطہ ہے۔ تم خدام ہو ہم انصار ہیں۔ تم خدام ہمارا کیا کام کرتے ہو۔ جس کے بدلے میں ہم تمہیں چندہ دیں۔ اگر یہ رپورٹ درست ہے تو جہاں تک چندہ کا سوال ہے میں خدام سے یہ کہوں گا ان کے لئے اس بات پر بُرا منانے کی وجہ ہی کیا تھی۔ خدام سب کے سب اطفال تو نہیں ہیں۔ اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ میں فرق ہے۔ خدام الاحمدیہ سے مراد وہ تمام نوجوان ہیں جو ۱۵ سے ۴۰ سال کی عمر کے ہیں اور یہ ظاہر بات ہے کہ ۴۰ سال کی عمر تک نوجوان بے کار نہیں رہتے۔ بالعموم اٹھارہ انیس یا بیس سال کی عمر میں وہ کام پر لگ جاتے ہیں۔ گویا ۱۵ سال کی عمر کے خدام الاحمدیہ کے ممبر شروع ہوتے ہیں۔ بیس سال کی عمر تک وہ کسی نہ کسی کام پر لگ جاتے ہیں اور پچیس سال تک وہ اس جماعت میں شامل رہتے ہیں۔ ان میں سے پانچواں حصہ ایسے خدام کا لیا جا سکتا ہے جو برسرِ کار نہیں لیکن باقی ۵/۴ یعنی ۸۰ فی صد حصہ ایسے نوجوانوں کا ہے جو کام پر لگے ہوئے ہیں۔ اگر خدام الاحمدیہ کی جماعت پندرہ سولہ یا سترہ اٹھارہ سال کے نوجوانوں پر مشتمل ہوتی تو وہ کہہ سکتے تھے ہم تو کماتے نہیں ہم اپنے لئے چندہ کہاں سے لائیں ہم نے تو بہرحال بڑوں سے مانگنا ہے مگر جب کہ خدام الاحمدیہ کے ممبر تمام ایسے نوجوان ہیں جو ۱۵ سے ۴۰ سال کی عمر کے ہیں۔ جو ملازمتیں رکھتے ہیں یا تجارتی کاروبار میں مصروف ہیں تو ان کو اپنے کاموں کے لئے دوسروں سے مانگنے کی ضرورت ہی کیوں پیش آئی۔ اگر مرکزی دفاتر کے کارکنوں، قادیان کے دوکانداروں کو ہی دیکھا جائے تو میں سمجھتا ہوں ان میں سینکڑوں کی تعداد ایسے لوگوں کی نکلے گی کہ اپنی عمر کے لحاظ سے خدام الاحمدیہ میں شامل ہوں۔ اور جب اس کثرت کے ساتھ برسرِ کار افراد خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں شامل ہیں تو میرے نزدیک نوجوانوں کو اپنا بوجھ خود اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آخر وجہ کیا ہے کہ وہ انصار کے پاس جائیں اور ان سے اپنے لئے چندہ مانگیں۔ ہر شخص کے اندر غیرت ہونی چاہیئے اور ہر جماعت کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اپنی ضروریات اپنے افراد کے ذریعے پوری کرے سوائے اس کے کہ کوئی کام پیش آجائے جسکا بوجھ وہ خود نہ اٹھا سکتی ہو اور جسکے لئے دوسروں کی امداد کے بغیر گذارہ نہ ہو۔ ورنہ عام دفتری ضرورتوں کیلئے جو چندے کرنے پڑتے ہیں وہ بہرحال جماعت کی طاقت کے اندر ہوتے ہیں اور ان کا پورا کرنا ہر جماعت کا اپنا فرض ہوتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ باوجود اسکے کہ قادیان میں سے ۱۵۰۰ یا اس سے بھی کچھ زیادہ رنگروٹ باہر جا چکا ہے اگر اب بھی گنا جائے تو اب بھی قادیان میں نوجوانوں کی تعداد بہت کافی نکل آئے گی۔ اگر وہ معمولی رقوم بھی چندہ میں ادا نہ کر سکیں تو یہ ان کا اپنے منہ سے اپنی شکست کا اقرار کرنا ہوگا۔ پس میرے نزدیک اوّل تو ان کو انصار اللہ کے پاس جانا ہی نہیں چاہیئے تھا۔ اور گئے تھے تو ان کے انکار پر بُرا نہیں منانا چاہیئے تھا۔ جو شخص اپنی حد سے آگے نکل جائے اسکو لازماً اس قسم کا تلخ جواب سننا پڑتا ہے۔ اگر ایسا شخص دوسرے کے پاس جائے اور اس سے کہے کہ اپنا مکان میرے لئے خالی کر دو۔ اور وہ آگے سے انکار کر دے تو بجائے اسکے کہ کوئی مالک مکان کو ملامت کرے ہر شخص اس قسم کے مطالبہ کرنے والوں سے کہے گا کہ تم گئے ہی کیوں تھے۔ اور تم نے اس سے یہ مطالبہ کیوں کیا۔ کہ اپنا مکان خالی کر دو اگر اسنے انکار کر دیا ہے تو بہرحال برا منانے کی کوئی وجہ نہیں اس کا حق تھا کہ وہ تمہیں کہے کہ تم اپنے گھر بیٹھو میں تمہاری اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ پس میرے نزدیک انصار اللہ سے چندہ مانگ کر خدام الاحمدیہ نے خدام الاحمدیہ کی جو عمر میں نے مقرر کی ہے وہ ایسی نہیں کہ ان کے پاس برسرِ کار نوجوانوں کی کمی ہو۔ اور وہ اس بات پر مجبور ہوں کہ چالیس سال سے بڑی عمر والوں سے بھی اپنی ضروریات کے لئے چندے کا مطالبہ کریں۔ چالیس سال ایسی عمر ہے جسمیں ایک ملازم شخص اپنی ملازمت کی اکثر عمر گذار چکا ہوتا ہے۔ بیس (۲۰) سال کی عمر میں عموماً ملازمت اختیار کی جاتی ہے۔ اور پچپن سال کی عمر میں پنشن ہو جاتی ہے گویا ملازمت والی عمر میں سے میں نے بیس سال خدام الاحمدیہ کو دیئے ہیں اور پندرہ سال میں نے انصار اللہ کو دیئے ہیں۔ لوگوں کی بیس سالہ ملازمت سے خدام فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور لوگوں کی پندرہ سالہ ملازمت سے انصار فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور اسکے مقابل میں انصار کو عمر کا وہ حصہ دیا گیا ہے۔ جسمیں وہ صرف پندرہ سال فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ وہ اپنے اخراجات کے لئے انصار اللہ کے پاس جاتے اور ان سے چندہ کا مطالبہ کرتے لیکن اگر وہ گئے ہی تھے تو انصار کا جواب بھی مجھے اس کشمیری کا واقعہ یاد دلاتا ہے جو ہمارے ملک میں ایک مشہور مثال کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کوہ قاف سے آنے والی پریوں کا نام نہیں بلکہ خدام الاحمدیہ نام ہے ہمارے اپنے بچوں کا اور خدام الاحمدیہ کے سپرد یہ کام ہے کہ وہ بچوں کو محنت کی عادت ڈالیں اور ان میں قومی روح پیدا کریں۔ انکے سپرد یہ کام نہیں تو اخلاقاً یہ بھی ہونا چاہیئے۔ وہ بحیثیت خدام کے بھی لوکل انجمن کے ساتھ مل کر کام کریں کیونکہ خدام الاحمدیہ کا ہر ممبر مقامی انجمن کا بھی ممبر ہوتا ہے یہ تو نہیں ہوتا کہ خدام الاحمدیہ میں شامل ہونے کی وجہ سے لوکل انجمن کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں رہتا۔ ہر احمدی جو چالیس سال سے کم عمر کا ہے وہ خدام الاحمدیہ کا ممبر ہے ہر احمدی جو چالیس سال سے اوپر ہے وہ انصار اللہ کا ممبر ہے۔ ہر احمدی جو چالیس سے نیچے یا چالیس سال سے اوپر ہے وہ مقامی انجمن کا بھی ممبر ہے۔ اس سے کوئی علیحدہ چیز نہیں پس خدام الاحمدیہ کے یہ معنے نہیں کہ وہ جماعت احمدیہ مقامی کے ممبر نہیں ہیں۔ بلکہ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے مجموعے کا نام مقامی انجمن ہے۔ مثلاً لاہور کی انجمن ہے یا دہلی کی انجمن ہے یا پشاور، گجرات اور سیالکوٹ کی انجمن ہے۔ یا امرتسر کی انجمن ہے ان انجمنوں کے کیا معنے ہیں ان انجمنوں کے معنے یہ ہیں کہ فرداً فرداً ہر شخص جو چالیس سال سے کم عمر کا ہے وہ خدام الاحمدیہ میں شامل ہے اور فرداً فرداً ہر شخص جو چالیس سال سے زیادہ عمر کا ہے وہ انصار اللہ میں شامل ہے۔ مگر ان خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے مجموعے کا نام ہے جماعت احمدیہ لاہور یا جماعت احمدیہ دہلی یا جماعتِ احمدیہ پشاور یا جماعتِ احمدیہ گجرات یا جماعتِ احمدیہ سیالکوٹ یا جماعت احمدیہ امرتسر۔ پس میں تو سمجھ ہی نہیں سکا کہ اسمیں اعتراض کی کون سی بات ہے کس بنا پر خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ آپس میں اتحاد نہیں کر سکتے۔

خدام الاحمدیہ کے معنی صرف اتنے ہیں کہ وہ نوجوانوں کو آوارہ گردی سے بچائے اور انہیں کام کی عادت ڈالے بے شک ان میں نقائص بھی ہیں مگر جہاں تک میرا تجربہ ہے اور جو رپورٹیں میں نے سنی ہیں ان کی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں کہ جو لوگ خدام الاحمدیہ میں صحیح طور پر شامل ہوتے ہیں ان میں کام کرنے کی عادت ضرور پیدا ہو جاتی ہے ذاتی طور پر بھی میں نے دیکھا ہے کہ خدام الاحمدیہ میں جن نوجوانوں کو کام کرنے کا موقع ملا ہے وہ بہت زیادہ ذہین اور بہت زیادہ تجربہ کار ہو گئے ہیں۔ اور بڑے بڑے کام ان کے سپرد کئے جا سکتے ہیں۔ مجھے ایک کارخانہ والوں نے بتایا کہ انہوں نے خدام الاحمدیہ کے ایک رکن کو ملازم رکھا تو کام کا اتنا عادی ثابت ہوا کہ وہ نہ رات کو رات سمجھتا اور نہ دن کو دن بالکل دوسرے انسانوں سے علیحدہ معلوم ہوتا۔ یہی خدام الاحمدیہ کی غرض ہے کہ وہ نوجوانوں میں کام کرنے کی عادت پیدا کریں۔ پس یہ تو نہیں کہ دارالبرکات کے خدام تو کوہ قاف سے آگئے ہیں۔ جو دوسروں سے الگ ہیں اور یہ بھی نہیں کہ دارالبرکات کے خدام دارالفضل یا دارالرحمت سے آگئے ہوئے ہیں کہ لوگ کہہ سکیں کہ ہمیں ان سے کیا غرض ہے پس وہ جنہوں نے کہا کہ ہم انصار کو خدام سے کیا غرض ہے انہیں سوچنا چاہیئے تھا کہ خدام الاحمدیہ کوئی الگ چیز نہیں بلکہ خدام الاحمدیہ ان کے اپنے بیٹوں کا نام ہے۔ پس جب انہوں نے کہا کہ ہمیں خدام الاحمدیہ سے کیا غرض ہے تو دوسرے الفاظ میں انہوں نے یہ کہا کہ ہمیں اس سے کیا غرض ہے کہ ہمارے بیٹے جیتے ہیں یا مرتے ہیں۔ مگر کیا کوئی معقول انسان ایسی بات کرتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کی جماعت تو صرف نوجوانوں کی فلاح کے لئے قائم کی گئی ہے۔ ایسی صورت میں وہ کون سے ماں باپ ہیں جو یہ کہہ سکیں کہ ہم اپنے بیٹوں کی اصلاح ضروری نہیں سمجھتے۔ ہم نہیں چاہتے کہ ان میں قومی روح پیدا ہو۔ یا ہم نہیں چاہتے کہ ان میں کام کرنے کی عادت پیدا ہو یا ہم نہیں چاہتے کہ اس تنظیم میں شامل ہونے کی وجہ سے ان میں اطاعت کا مادہ پیدا ہو۔ میں نے بتایا ہے کہ مجھے انصار اللہ کے جواب پر ایک کشمیری کی مثال یاد آگئی۔ کہتے ہیں ایک کشمیری پنجاب میں آیا گرمی کا موسم تھا۔ جیٹھ ہاڑ کے دن تھے۔ ایک دن وہ چلچلاتی دھوپ میں بیٹھ گیا۔ حالانکہ پاس ہی ایک دیوار کا سایہ موجود ہے۔ کشمیری سے کہا میاں کشمیری تم یہاں کیوں بیٹھے ہو۔ تمہارے پاس ہی فلاں جگہ سایہ ہے اسکے نیچے بیٹھ جاؤ۔ کشمیری صاحب نے یہ سنتے ہی کہا اگر میں وہاں جا بیٹھوں تو تم مجھے کیا دو گے۔ یہی دارالبرکات کے انصار کا حال ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات ـــــ نون ۔ سین

سارک ممالک کا تعاون

سارک کے جنرل سیکرٹری مسٹر کے . کے بھارگوا نے تجویز کیا ہے کہ سارک کا چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری وجود میں لایا جانا چاہیئے ۔ تاکہ رکن ممالک کی اقتصادی صورتحال کو بہتر بنایا جاسکے ۔

مسٹر بھارگوا لاہور کے چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری سے جمعرات ۹ مئی کو گفتگو کر رہے تھے ۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں کوئی مثبت اقدام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ واضح اور ضروری تبدیلیاں لا کر ان تمام ممالک کے ساتھ پوری طرح رابطہ کیا جاسکے ۔

سارک کے سیکرٹری جنرل نے کہا کہ اقتصادی اتحاد جنوبی ایشیا کے ممالک کو اس بات کے قابل بنا دے گا کہ وہ موجودالوقت چیلنج کا مقابلہ کر سکے ۔ انہوں نے مزید کہا کہ مغرب میں ترقی یافتہ ممالک بھی آپس میں اقتصادی اتحاد کر رہے ہیں ۔ سارک کے مقاصد صرف اسی صورت میں حاصل کئے جاسکتے ہیں کہ ذرائع ابلاغ بھی اس سلسلے میں پوری طرح کوشش کریں ۔ اور آپس کے تجارتی تعلقات کو فروغ دیں ۔

آئندہ سارک کی میٹنگ جو جون میں منعقد کی جائے گی ۔ نہ صرف سیاسی حالات کا جائزہ لے گی بلکہ بین المملکتی اقتصادی مفادات پر بھی غور کرے گی ۔

لاہور چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے صدر نے تعاون کا یقین دلایا اور کہا کہ اس بات کی بھی کوشش کی جانی چاہیئے کہ یہ علاقہ اسلحہ کی دوڑ میں الجھ کر نہ رہ جائے اور نیوکلیئر ٹیکنالوجی کو امن کے واسطے استعمال کیا جائے ۔ انہوں نے یورپین اکنامک کمیونٹی کی طرح ایک متحد مارکیٹ قائم کرنے کی تجویز پیش کی ۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سارک کے ممالک کو صنعتی نمائشیں بار بار لگانی چاہئیں تاکہ اس علاقے میں تمام ملک ایک دوسرے کی ترقی سے آگاہ رہیں اور آپس کے تعلقات بڑھانے کی کوشش کریں ۔

لاہور پریس کلب کے ایک اجلاس میں مسٹر بھارگوا نے ذرائع ابلاغ کی توجہ اس طرف مبذول کروائی کہ انہیں چاہیئے کہ ان ممالک کے آپس میں تعلقات کو فروغ دینے کے لئے ہر قسم کی کوشش کی جائے ۔ انہوں نے نہایت مسرت کے ساتھ یہ بات بیان کی کہ سارک کے ممالک نے کئی پہلوؤں سے خاصی ترقی کی ہے اور اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ان میں سے کئی ملک ایک ہی طرح کی مشکلات میں مبتلا ہوتے ہیں ۔ ذرائع ابلاغ سے انہوں نے اس امید کا بھی اظہار کیا کہ وہ ان ممالک کے عوام الناس کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوشش کریں گے ۔

عوام الناس کو اس بات پر غور کرتے رہنا چاہیئے کہ انہوں نے اس علاقے میں آپس میں اتحاد کی کوششوں کو کس حد تک کامیاب ہوتے دیکھا ہے ۔ جہاں تک سیاسی اختلافات کا تعلق ہے مسٹر بھارگوا نے کہا کہ جب یہ ایسوسی ایشن قائم کی گئی تھی ۔ تو اس وقت واضح طور پر یہ بات سامنے لائی گئی تھی کہ اس تنظیم کا کام صرف ان ممالک کی ترقی سے تعلق رکھتا ہے اور اس کی چوٹی کانفرنسوں میں اور کسی بات پر بحث نہیں کی جائے گی ۔ سارک نے اب تک بارہ مختلف شعبوں میں کام کرنے کے پروگرام بنائے ہیں ۔

گذشتہ اجلاس میں جو مالدیپ کے شہر مالے میں ہوا تھا ہائیر ٹیکنیکل امور پر بھی متحدہ کوششوں کا فیصلہ کیا گیا تھا ۔

جہاں تک انسانی حقوق اور جبری مزدوری کا تعلق ہے انہوں نے کہا کہ ابھی تک اس علاقے میں انسانی حقوق کے متعلق کوئی بحث نہیں ہوئی ۔ اگرچہ ایک پینل نے اس پر ایک رپورٹ مکمل کرلی ہے مسٹر بھارگوا نے اس خیال کا اظہار کیا کہ انسانی حقوق کے معاملے میں ان ممالک میں کچھ منفی نکات پائے جاتے ہیں اگرچہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ جمہوریت کی طرف قدم بڑھایا جا رہا ہے اور اس کے نتیجے میں انسانی حقوق کو بھی استحکام ملے گا ۔

چین اور امریکہ

چین نے امریکہ سے کہا ہے کہ اگر وہ چین کے ساتھ تعلقات بہتر بنانا چاہتا ہے تو جو پابندیاں چین کے خلاف لگائی گئی ہیں ان کو ہٹا لینا چاہیئے ۔ اور جیسا کہ پہلے تھا ۔ چین کو اس زمرے میں شامل کر لینا چاہیئے جسے موسٹ فیورڈ نیشن کہتے ہیں (ایم ۔ الیف ۔ این) (MOST FAVOURED NATION) یعنی ایسی قوم یا ایسا ملک جس کے ساتھ نہایت اچھا اور ترجیحی سلوک کیا جائے ۔ چین نے اس بات کا خاص طور پر اظہار کیا ہے کہ وہ امریکہ کے کسی دباؤ کے نیچے آنا نہیں چاہتا ۔ امریکہ نے جو یہ کہا ہے کہ چین امریکہ کے ساتھ غلط طریق پر تجارت کر رہا ہے اور گورنمنٹ اس بات کی اجازت دے دیتی ہے کہ قید خانوں میں بنائی ہوئی چیزیں برآمد کی جائیں ۔ ان باتوں کو سننے کے باوجود چین کسی دباؤ کے نیچے آنے کے لئے تیار نہیں ۔ وزارت خارجہ نے اس بات پر غیر تسلی بخش ہونے کا اظہار کیا ہے کہ جارج بش نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ چین کو سٹلائٹ کے پارٹس نہ فروخت کئے جائیں کیونکہ یہ حفاظتی اقدام کے تحت آتے ہیں لیکن چین کا کہنا ہے کہ یہ سٹلائٹ تو شہری استعمال کے لئے ہیں ۔ امریکہ کو چاہیئے کہ جتنی جلد ہو سکے وہ اقتصادی پابندیاں جو اس نے چین کے خلاف لگا رکھی ہیں انہیں ختم کرے اور ایک بہتر فضا قائم کرنے کی کوشش کرے ۔ تاکہ دونوں ملکوں کے تعلقات بہتر ہو سکیں ۔ واشنگٹن ہی ایک بڑی صنعتی طاقت ہے جس نے ابھی تک تیانانسن سکوئر کے واقعہ کے بعد سے چین پر پابندیاں لگائے رکھی ہیں ۔ جاپان اور یورپین کمیونٹی نے یہ اعلان کیا ہے کہ وہ تمام غیر فوجی پابندیاں واپس لے رہے ہیں ۔ وزیر اعظم لی پنگ نے گذشتہ روز کہا کہ چین ہر ممکن کوشش کرے گا کہ وہ پھر سے ایم ۔ الیف ۔ این قوم بن جائے ۔ لیکن اس خواہش کے

باقی صفحہ ۷ پر

مولانا غلام باری سیف

جابر بن عبداللہ

جابر نام کے چوبیس صحابہ کا ذکر اُسد الغابہ میں آیا ہے ۔ جن میں امتیاز ان کے نسب اور کنیت سے کیا جاتا ہے ۔ آج جن کا ذکر مقصود ہے ۔ یہ جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام ہیں ۔ یہ انصار کے خزرج قبیلہ سے تھے ۔ ان کی والدہ کا اسم گرامی نسیبہ تھا نانا کا نام عقبہ تھا حرام پر والدہ اور والد کا نسب نامہ جمع ہو جاتا ہے ۔

ہجرت سے قبل جب ستر کے قریب صحابہ عقبہ گھاٹی میں اکٹھے ہوئے تو جابر ان میں سب سے کم عمر تھے ۔ اپنے والد عبداللہ بن عمرو کے ساتھ مکہ آئے تھے ۔ حضرت عبداللہ بن عمرو کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نقیب بھی اس موقعہ پر مقرر فرمایا ۔ عقبہ ثانیہ میں شریک ہونے والے صحابہ کرام میں سے سب سے زیادہ عمر جابر نے پائی ۔ نوے سال کی عمر میں عبدالمالک کے زمانہ خلافت میں مدینہ میں فوت ہوئے ۔ ان کا جنازہ ابان بن عثمان نے پڑھایا جو اس روز مدینہ کے امیر تھے ۔

حضرت جابر نے شام اور مصر کا سفر کیا آخری عمر میں ان کی بینائی جاتی رہی تھی ۔ احادیث ان سے کثرت سے مروی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکثر غزوات میں یہ شریک رہے ۔ سوائے بدر اور اُحد کے ۔ لیکن استیعاب کے مصنف ابن عبدالبر کے نزدیک بدر میں شریک تھے ۔ زخمیوں کو پانی پلاتے تھے ۔

اُحد سے ان کے والد حضرت عبداللہ بن حرام نے ان کو روک دیا تھا ۔ اُحد میں روانہ ہوتے وقت باپ نے کہا ۔ جن کی کنیت ان کے نام پر ابو جابر تھی ۔ بیٹا ! اگر تمہاری جوان بہنوں کی خبر گیری اور کفالت کا مسئلہ نہ ہوتا تو میں یہ چاہتا کہ تو میری آنکھوں کے سامنے شہید ہو ۔ (السیرۃ النبویہ لابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۸۶)

ایک روایت میں ہے کہ اُحد پر روانہ ہونے سے قبل عبداللہ نے اپنے بیٹے جابر کو بلا کر کہا ۔ بیٹا مجھے نظر آتا ہے کہ مجھے اُحد میں شہادت نصیب ہوگی اور پہلے شہید ہونے والوں کا مجھے اعزاز نصیب ہوگا ۔ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تجھ سے زیادہ کوئی عزیز نہیں ۔ مجھ پر کچھ قرض ہے اسے ادا کرنا اور بہنوں کا خیال رکھنا ۔ اللہ نے جابر کے باپ کو شہادت کے درجہ سے نوازا ۔

جابر کی پھوپھی بھائی کی لاش اونٹ پر لاد کر مدینہ دفن کے لئے لانا چاہتی تھیں کہ اعلان کیا گیا شہداء کی لاشوں کو وہیں

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر

توحید اور عبادت

اللہ تعالیٰ کی توحید کو اس کائنات کی بنیادی حقیقت قرار دیا گیا ہے۔ قرآن شریف میں جس قدر صفات اور افعالِ الٰہیہ کا ذکر ہے ان سب صفات کا موصوف اسم "اللہ" ہے۔ جو کہ وحدہٗ لاشریک ہے توحید کا عمومی مطلب اللہ تعالیٰ کا ایک ہونا، تمام صفاتِ حسنہ سے متصف ہونا اور تمام رذائل سے منزہ ہونا اور صرف اسی کو قابلِ پرستش سمجھنا اور بجز امور منافی صفاتِ الٰہیہ سب کاموں پر اُسی کو قادر سمجھنا وغیرہ لیا جاتا ہے نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ کی صفات ازلی ابدی ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (اللہ کی آپ پر سلامتی ہو) فرماتے ہیں۔

"قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں۔ ایک توحید و محبت و اطاعت باری عزّ اسمہٗ۔ دوسری ہمدردی اپنے بھائیوں اور اپنے بنی نوع کی"۔

توحید کا صحیح مفہوم

توحید کے مفہوم کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی کتب میں بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ توحید کا صحیح مفہوم کیا ہے؟ کیا انسان اپنی کوشش سے توحید سیکھ سکتا ہے؟ نیز توحید اور عبادت کا آپس میں کیا تعلق ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی شناخت اور معرفت حاصل کرنے کا ذریعہ عبادت ہے جو کہ خدائے واحد و یگانہ کا حق ہے وغیرہ وغیرہ چنانچہ انہی امور میں سے چند کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ دائمی قانون ہے کہ وہ توحید سکھانے کے لیے انبیاء کو بھیجتا ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں فرمایا۔

"انسان اپنی کوشش سے جو کچھ حاصل کرتا ہے اس میں ضرور کوئی شرک کی آلائش پیدا ہو جاتی ہے۔ پس یہی حکمت تھی کہ توحید کو سکھلانے کے لئے رسول بھیجے گئے اور انسانوں کو محض عقل پر نہیں چھوڑا گیا تا توحید خالص رہے اور انسانی عُجب کا شرک اس میں مخلوط نہ ہو جائے"۔

توحید کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ایک ادنیٰ درجہ کی عقل بھی سمجھ سکتی ہے کہ خدائے تعالیٰ کے ایک ہونے کے یہی معنی ہیں کہ درحقیقت وجود اُسی کا ہے اور باقی سب چیزیں اسی سے نکلی ہیں اور اُسی کے ساتھ قائم اور اُسی کے رشحاتِ فیض سے اپنے کمالات مطلوبہ تک پہنچتی ہیں"۔

ایک اور مقام پر آپ فرماتے ہیں:۔

"اللہ کے مفہوم میں یہ داخل ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے قرآن بھیجا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا"۔ پس توحید کے ساتھ لازمی شرط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہے چنانچہ اس بارہ میں فرمایا:۔

"نادان اور جاہل لوگ نفسِ امّارہ کی تعلیم سے ایک بات سیکھ لیتے ہیں کہ صرف توحید کافی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی ضرورت نہیں مگر یاد رہے کہ توحید کی ماں نبی ہوتا ہے جس سے توحید پیدا ہوتی ہے اور خدا کے وجود کا اس سے پتہ لگتا ہے"۔

توحید کے تین درجے

فرمایا:۔ "یاد رہے کہ توحید کے تین درجے ہیں

● سب سے ادنیٰ یہ ہے کہ اپنی جیسی مخلوق کی پرستش نہ کریں۔ نہ پتھر کی۔ نہ آگ کی، نہ آدمی کی۔ نہ کسی ستارہ کی۔

● دوسرا درجہ یہ ہے کہ اسباب پر بھی ایسے نہ گریں کہ گویا ایک قسم کا اُن کو ربوبیت کے کارخانہ میں مستقل دخیل قرار دیں بلکہ ہمیشہ مسبب پر نظر رہے نہ اسباب پر۔

● تیسرا درجہ توحید کا یہ ہے کہ تجلیاتِ الٰہیہ کا کامل مشاہدہ کرکے ہر یک غیر کے وجود کو کالعدم قرار دیں اور ایسا ہی اپنے وجود کو بھی۔ غرض ہر چیز نظر میں فانی دکھائی دے بجز اللہ تعالیٰ کی ذات کامل الصفات کے۔

یہی رُوحانی زندگی ہے کہ یہ مراتب ثلٰثہ توحید کے حاصل ہو جائیں"۔

توحید کا اہم ترین تقاضا

توحید کا اہم ترین تقاضا اللہ تعالیٰ کی عبادت و پرستش ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کی ذات میں اپنی عظمت اپنی خدائی، اپنی کبریائی، اپنا جلال، اپنی بادشاہی ظاہر کرنے کا ایک تقاضا پایا جاتا ہے اور سزا جزا اور مطالبہ اطاعت و عبودیت و پرستش اسی تقاضا کی فرع پڑا ہوا ہے اسی اظہار ربوبیت اور خدائی کی غرض سے یہ انواع اقسام کا عالم اس نے پیدا کر رکھا ہے ورنہ اگر اس کی ذات میں یہ جوشِ اظہار نہ پایا جاتا تو پھر وہ کیوں پیدا کرنے کی طرف ناحق متوجہ ہوتا اور کس نے اس کے سر پر بوجھ ڈالا تھا کہ ضرور یہ عالم پیدا کرے اور ارواح کو اجسام کے ساتھ تعلق دے کر اس مسافر خانہ کو جو دنیا کے نام سے موسوم ہے اپنا عجائب قدرتوں کی جگہ بناوے آخر اُس میں کوئی اقتضائے تھی جو اس بنا ڈالنے کی محرک ہوئی اسی کی طرف اس کے پاک کلام میں جو قرآن شریف ہے اشارات پائے جاتے ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے کُل عالم کو اس غرض سے پیدا کیا کہ تا وہ اپنی خالقیت کی صفت سے شناخت کیا جائے اور پھر پیدا کرنے کے بعد اپنی مخلوقات پر رحم اور کرم کی بارشیں کیں تا وہ رحیمی اور کریمی صفات سے شناخت کیا جائے ایسا ہی اُس نے سزا اور جزا دی تا اُس کا منتقم اور منعم ہونا شناخت کیا جائے۔ اسی طرح وہ مرنے کے بعد پھر اُٹھائے گا تا اُس کا قادر ہونا شناخت کیا جائے سو جب کہ دُنیا کے پیدا کرنے اور جزا سزا وغیرہ سے اصلی غرض معرفتِ الٰہی ہے جو لُبِّ لباب پرستش و عبادت ہے تو اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ خدائے تعالیٰ خود تقاضا فرماتا ہے کہ تا اس کی معرفت جس کی حقیقتِ کاملہ پرستش و عبادت کے ذریعہ سے کھلتی ہیں اُس کے بندوں سے حاصل ہو جائے جیسا کہ ایک خوبصورت اپنے کمال خوبصورتی کی وجہ سے اپنے حسن کو ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ سو خدائے تعالیٰ جس پر حُسنِ حقیقی کے کمالات ختم ہیں وہ بھی اپنے ذاتی جوش سے چاہتا ہے کہ وہ کمالات لوگوں پر کُھل جائیں۔ پس اس تحقیق سے ثابت ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنی عبادت جو مدار و ذریعہ شناخت ہے ضرور اپنے بندوں سے چاہتا ہے اور جو شخص اس کی اس خواہش کا مقابلہ کرے اور اس کی پرستش سے منکر اور منحرف ہو تو ایسے شخص کو نابود کرنے کے لئے اس کی کبریائی متوجہ ہوتی ہے"۔

اس وضاحت سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ توحید کا لازمی تقاضا عبادت الٰہی ہے اور عبادت سے عاری انسان کی رُوحانی زندگی کی گاڑی نہیں چل سکتی۔ اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ عبادت کرنے والی جماعتوں کو خدا تعالیٰ تباہ نہیں کیا کرتا۔ بلکہ انہیں ابدی حیات عطا فرمایا کرتا ہے اس لئے جب قریشِ مکہ نے توحید کے پرستاروں پر چڑھائی کی تو اس نہایت نازک وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے میدان میں جنابِ الٰہی میں عاجزانہ طور پر یہ مناجات کی۔ یعنی اے میرے خدا اگر تُو نے اس گروہ کو ہلاک کر دیا تو پھر زمین پر کوئی تیری پرستش نہیں کرے گا۔

یہ اس عبادت کے واسطے کا ہی نتیجہ تھا کہ دشمن ناکام و نامراد ہو کر واپس لوٹا اور مسلمانوں کو عبادت سے روکنے والے نابود ہو گئے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے عبادت کے بارے میں جو تعلیم دی ہے وہ یہ ہے۔ فرمایا:۔

"دُنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیالات کے لئے گڑھا درپیش ہے بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہیئے پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جاوے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوبِ حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے"۔

اسی طرح آپ نے توحید پر قائم رہنے اور نماز کے پابند ہونے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:۔

"چاہیئے کہ ... (دین حق) کی ساری تصویر تمہارے وجود میں نمودار ہو اور تمہاری پیشانیوں میں اثرِ سجود نظر آوے اور خدا تعالیٰ کی بزرگی تم میں قائم ہو اگر قرآن اور حدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلائل کا دیکھو تو ہرگز اس کو قبول نہ کرو اور یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی ہے۔ توحید پر قائم رہو اور نماز کے پابند ہو جاؤ اور اپنے مولیٰ حقیقی کے حکموں کو سب سے مقدم رکھو اور (دین حق) کے لئے سارے دُکھ اٹھاؤ"۔

یہی کائنات کی بنیادی حقیقت اور اس کا راز ہے اور اس کے لئے ہمیں جدوجہد کرنی چاہیئے۔ اور اسی کی طرف ہمارے موجودہ امام رہنمائی فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ذات کچھ بھی چیز نہیں ہے۔ اور اسے ذرا بھی تعلق نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو سید ولد آدم اور افضل الانبیاء ہیں انہوں نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے صاف طور پر فرمایا کہ اے فاطمہ! تو اس رشتہ پر بھروسہ نہ کرنا کہ میں پیغمبر زادی ہوں۔ قیامت کو یہ ہرگز نہیں پوچھا جائے گا کہ تیرا باپ کون ہے وہاں تو اعمال ہی کام آئیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلا تبصرہ

پاکستان کو اسلام کے نام پر پولیس سٹیٹ نہ بننے دیں

عریانی فحاشی اور بے حیائی ایسے مسائل ہیں جن کے بارے میں کبھی دو آراء نہیں ہوسکتیں ہم نے ہمیشہ ان کالموں اور اپنے اخبار میں ان اور دوسرے معاشرتی جرائم کے خلاف آواز بلند کی ہے اور اس کے خاتمہ کے لئے قوانین کے نفاذ کا بھی ہمیشہ مطالبہ کیا ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ حکومت نے فحاشی عریانی اور بے راہ روی کے خاتمہ کے لئے مسودہ قانون تیار کرکے قومی اسمبلی کے رواں اجلاس میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے لیکن اس مجوزہ بل کی اس شق سے ہمیں بہرطور اختلاف ہے جس کے ذریعے پولیس کو لوگوں کے گھروں اور عمارات میں گھسنے کا اختیار مل جائے گا کیونکہ ہمارے خیال میں پولیس کو لوگوں کے گھروں میں گھسنے کی اجازت دینا اسلام کے واضح احکامات کے خلاف ہے۔

موجودہ حکومت جو نفاذ شریعت کی دعویدار اور مدعی ہے۔ اس کی طرف سے پولیس کو عوام الناس کی نجی زندگی میں دخل اندازی کی اجازت اسلامی عقائد کے سراسر منافی اور خلاف ہے۔ اسلامی عقائد اور تعلیمات کا بنظر غائر جائزہ لیا جائے تو پتہ چلے گا کہ اسلام پبلک اور پرائیویٹ لائف دونوں کو تحفظ دینے کا مدعی ہے۔ اسلام جہاں کسی شخص کو یہ اجازت نہیں دیتا کہ وہ معاشرہ میں بگاڑ پیدا کرے یا پبلک لائف میں خرابی کا ذمہ دار بنے وہاں وہ حکومت یا کسی اور ادارے کو کسی شخص کی نجی زندگی میں دخل اندازی کی اجازت بھی نہیں دیتا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ معاشرتی جرائم میں اسلام نے چار تک عینی گواہوں کی شرط رکھی ہے نجی زندگی کے متعلق تو اسلام کی تعلیمات اتنی واضح اور سخت ہیں کہ کسی کے گھر میں گھسنا تو درکنار وہ کسی کو کسی کے مکان میں جھانکنے تک کی اجازت نہیں دیتا اور حدیث مبارک کے مطابق لوگوں کے گھروں میں جھانکنے والوں کی آنکھ پھوڑ دینے کا حکم ہے۔ اور خود قرآن نے تجسس، ٹوہ لگانے اور جھانکنے سے واضح طور پر منع کیا ہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے اپنے دورِ خلافت میں جب شراب نوشی میں مشغول لوگوں کو خود جھانک کر دیکھنے کے بعد صبح طلب کیا تو مدعا علیہان نے حضرت عمرؓ سے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیسے دیکھا ہے حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ میں نے مکان میں خود جھانک کر تم لوگوں کو شراب پیتے دیکھا تھا۔ تو انہوں نے قرآنی آیت ولا تجسسوا کا حوالہ دے کر کہا کہ عمرؓ! تمہیں پتہ نہیں کہ قرآن نے ٹوہ لگانے سے منع کیا ہے؟ جس پر خلیفۂ وقت کو ان سے معذرت کرنا پڑی۔ یہ تمام باتیں ہمارے تمام حکمرانوں اور اہل علم کے نوٹس میں ہیں لیکن پتہ نہیں وہ پولیس فورس کو، کہ اختیارات سے تجاوز جس کا وطیرہ بن چکا ہے ایسے اختیارات دینا چاہتی ہے جو انگریز حکمرانوں نے محکوم آبادیوں میں بھی پولیس کو نہیں دیئے تھے۔

بجائے اس کے آپ ملک کو اسلام کے نام پر پولیس سٹیٹ بننے کی طرف گامزن کر دیں۔ بہتر یہ ہوگا کہ پولیس فورس کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جائے کیونکہ اتنی بات طے ہے کہ پولیس کی موجودہ فورس ملک میں نظام اسلام کے نفاذ کی اہل نہیں آپ اس فورس کے بارے میں انکوائری کرالیں۔ ۱۵ سو روپے سے کر ۱۰ ہزار روپے تک تنخواہ لینے والی اس فورس کے چند فیصد لوگوں کو چھوڑ کر اکثریت حرام کھانے کی عادی ہو چکی ہے اور ان کو اپنے بچوں کو حرام کھلانے میں ذرا بھر نہ تو خدا کا خوف ہے اور نہ ہی مخلوقِ خدا کا ڈر۔ اور جس پولیس فورس سے آپ سیاسی مقاصد حاصل کریں گے وہ لازماً ایسا کرے گی۔ اس وقت بھی یہ بات عام طور پر کہی جارہی ہے کہ پولیس کے کچھ انتہائی ذمہ دار افسران اپنی تمام بدعملیوں اور بدعنوانیوں کو چھپانے کے لئے حکومت اور اس کے عمائدین کے لئے اپنی خدمات کو آڑ بنا کر پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ یہی لوگ دوسری کسی حکومت کی صورت میں اس کے ساتھ بھی اتنے ہی "مخلص" اور "وفادار" ہوتے ہیں۔ پنجاب جو بجا طور پر امن کا جزیرہ تھا سندھ کے بعد اب جرائم کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ مخلوقِ خدا کے لئے زمین "تنگ" ہو رہی ہے۔ لوگ گھروں سے نکلتے ہوئے گھبراتے ہیں اور اسی بناء پر صدر پاکستان نے صورتحال کا نوٹس لیتے ہوئے حکومت پنجاب کو ہدایت کی ہے کہ وہ معاملات درست کرے۔ اور تو اور پنجاب کا دارالحکومت لاہور عملی طور پر پولیس سٹیٹ ہونے کے باوجود جرائم کا گڑھ اور "آزاد علاقہ" محسوس ہونے لگا ہے۔ جبکہ دوسری طرف پولیس حکام جائیدادیں بنانے میں مصروف ہیں اور ان کی زندگی کی گفتنی اور ناگفتنی کہانیاں اب زبان زد عام ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ چند سو یا چند ہزار روپے تنخواہ لینے والا کوئی بھی اہلکار وہ پولیس کا ہو یا کسی اور محکمے کا، کسی طرح لاکھوں کروڑوں کی جائیداد بنا سکتا ہے۔ وزیراعظم جناب نواز شریف اور وزیراعلیٰ غلام حیدر وائیں بار بار اعلان کر رہے ہیں کہ وہ بدعنوان عناصر کے لئے زمین تنگ کر دیں گے۔ لیکن یوں لگتا ہے کہ ان اعلانات کی وجہ سے بدعنوان لوگوں نے اپنی مذموم حرکتوں میں تیزی اختیار کر لی ہے تاکہ احتساب سے پہلے ہی اتنا کچھ بنا کر فارغ ہو جائیں کہ ان کی "نیکی اور پاک دامنی" کو دھبہ بھی نہ لگے اور کروڑوں اربوں کی جائیدادیں بھی بن جائیں۔ ہمیں یقین ہے کہ حکومت ضرور اس بارے میں کچھ نہ کچھ کر رہی ہوگی لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ جو کچھ کیا جارہا ہے۔ اس کا نتیجہ لوگوں کے سامنے بھی آنا چاہیئے اور مشہور کہاوت کہ "انصاف نظر آنا چاہیئے" کے مصداق لوگوں کو پتہ لگنا چاہیئے کہ فلاں بدعنوان یا بدکردار شخص کے خلاف حکومت نے یہ کارروائی کی ہے۔ ابھی پنجاب کرائم کنٹرول کمیٹی نے میاں شہباز شریف کی قیادت میں جو کام شروع کیا ہے وہ لائق تحسین ہے اور ہم توقع کرتے ہیں کہ لوگوں کو اس کی وجہ سے حصولِ انصاف میں آسانی ہوگی اور شائد جرائم میں بھی کمی ہو جائے لیکن اتنی بات کہنا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ خدا کے لئے پولیس سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی روایت بند کرکے اسے قانون کی پابند فورس بنایئے۔ اسے انسانی قتل کی اجازت نہ دیجئے۔ پولیس کو عدالتی اختیارات نہ دیجئے کہ وہ خود ہی کسی کو مجرم بنائے اور خود فیصلہ کرکے اسے سزائے موت دے۔ اور خود ہی "پولیس مقابلہ" کے ذریعہ اس پر عمل درآمد بھی کر ڈالے۔ ہر شخص جرائم سے پاک معاشرہ چاہتا ہے۔ لیکن یہ اسی صورت میں ہوگا جب قانون کی حکمرانی ہوگی۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ہماری موجودہ عدالتیں یا عدالتی نظام انصاف مہیا کرنے کا اہل نہیں تو آپ کے اختیار میں ہے کہ ان عدالتوں اور ان کے نظام کو بدل دیں۔ عوام نے آپ کو قانون سازی کا حق اور اختیار دیا ہے۔ لیکن قانون نافذ کرنے والے اداروں کو قانون ہاتھ میں لینے کا اختیار دینا کسی صورت آپ کے فائدے میں نہیں جائے گا۔ جن لوگوں نے حکومت کے لئے کچھ کیا ہے وہ ان کا فرض منصبی تھا اور فرض منصبی سے ہٹ کر کچھ کیا ہے تو اس کی آڑ میں انہوں نے بہت کچھ کیا اور کما بھی لیا ہے۔ اب خدا کے لئے وہ بس کر دیں اور اس قوم پر رحم کریں ورنہ وہ دن دور نہیں قانون کے محافظوں سے تنگ آئے ہوئے لوگ بھی انہی کی طرح خود قانون کو ہاتھ میں لینے لگیں گے۔ اور وہ دن خدانخواستہ اس قوم اور ملک کے لئے ہلاکت کا دن ہوگا۔

(جنگ یکم مئی ۱۹۹۱ء)

بقیہ: ص ۴ سے آگے

دفن کیا جائے۔ چنانچہ انہیں وہیں دفن کیا گیا۔ جابر اپنے والد کے چہرہ سے کپڑا ہٹاتے آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

صحابہ فرماتے جابر مت روؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ماجرہ دیکھا تو فرمایا۔ فرشتے اپنے پروں سے تمہارے باپ پر سایہ افگن رہے۔ اللہ نے ان کا درجہ بہت بلند فرمایا۔ آپ نے اس کے لئے لفظ رفع استعمال فرمایا

(بخاری باب من قتل یوم احد)

چالیس سال بعد جب سیلاب کی وجہ سے شہداء احد میں سے چند کی لاشوں کو دوسری جگہ منتقل کیا گیا۔ تو ان میں حضرت عبداللہ اور عمرو بن جموح بھی تھے۔ مورخ لکھتے ہیں کہ لاشوں میں کوئی تغیر و تبدل نہ ہوا تھا جس طرح دفن کئے گئے تھے اسی طرح تھے۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کی وفات کے بعد جابر کو متفکر اور مغموم دیکھا تو سبب دریافت فرمایا تو حضرت جابر نے کہا حضور! باپ نے بہت قرضہ چھوڑا۔ اور جوان بہنیں ہیں۔ فرمایا خدا نے تیرے والد کو بالمشافہ فرمایا اے میرے بندے مانگ جو چاہتا ہے۔ میں تجھے عطا کردوں گا۔ حضرت عبداللہ نے عرض کی۔ اللہ مجھے دنیا میں لوٹا دے۔ تا میں پھر تیری راہ میں شہید ہوں۔ اللہ نے فرمایا۔ یہ تو میں پہلے کہہ چکا ہوں اس دنیا سے آنے کے بعد پھر کوئی وہاں لوٹایا نہیں جائے گا۔ اس پر حضرت عبداللہ نے کہا اللہ اس دنیا والوں کو یہ خبر دے دیجئے اس پر آل عمران کی آیت نمبر ۱۷۰ نازل ہوئی۔

"جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں خدا کے حضور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔"

شہداء احد سے محبت کا یہ عالم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین ان کی قبروں پر ہر سال آتے۔ اور کہتے خدا کی سلامتی ہو تم پر بسبب تمہارے صبر کے اور یہ گھر کتنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اچھا ہے۔"

حضرت عبداللہ کی شہادت کے بعد جابر نے کھجور کی ساری فصل یہود قرض خواہوں کو ادا کرنے کی پیشکش کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سفارش فرمائی لیکن ظالموں نے الٹا اثر لیا اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر سے کہا کھجوریں اتار کر ڈھیر کر دو اور ابھی وزن کرنا شروع نہ کرنا۔ حضرت جابر نے ایسے ہی کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کی گئی۔ آپ نے کھجوروں کے ڈھیر کے گرد چند چکر لگائے۔ فرمایا اب قرض خواہوں کو بلا کر کھجوریں تولنا شروع کرو۔ جابر کہتے ہیں بخدا قرض بھی ادا ہو گیا۔ اور سال بھر کے گذارہ کے لئے کھجوریں بھی بچ گئیں۔ یہ اعجاز تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ شہید کا قرض بھی ادا ہو گیا۔ اور سال بھر کے لئے جنس بھی بچ گئی۔

باپ کی شہادت کے بعد جابر نے بڑی عمر کی عورت سے شادی کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سبب دریافت فرمایا تو جابر نے کہا یا رسول اللہ اگر میں نوجوان عورت سے شادی کرتا تو بچیوں کی تربیت کون کرتا؟ ان کی تربیت کے لئے میں نے بڑی عمر کی عورت سے شادی کی ہے۔ یہ بھائی کا ایثار اور فہم تھا۔

بقیہ: ص۴ سے آگے

باوجود وہ ہر اس بات کے لئے تیار ہے جو اس کے خلاف کی جائے۔ انہوں نے امریکہ پر زور دیا کہ ایم۔ ایف۔ این کی پوزیشن ختم نہیں کی جانی چاہیے کیونکہ یہ چین اور امریکہ کے تعلقات کو بہت بری طرح متاثر کرے گا۔ اور چین کی بھی اصلاحات کی پالیسی کو بری طرح متاثر کرے گا۔

جہاں تک امریکہ کی کانگریس کا تعلق ہے وہ ایک ایسے بل پر غور کر رہی ہے جو چین کو ایم۔ ایف۔ این ملک بنانے کے سلسلے میں ان کے انسانی حقوق میں بہتری کے ساتھ منسلک ہے۔ مسٹر بش چاہتے ہیں کہ چین کو ایم۔ ایف۔ این قوم بنا دیا جائے اور وہ ۳ جون تک ایسا کرنا چاہتے ہیں لیکن جو بل پیش کیا جا رہا ہے۔ اس کے حامی اتنے زیادہ ہیں کہ مسٹر بش کی تجویز کو منظور ہونے نہیں دیا جائے گا۔

درخواست دعا

مکرم میاں خیر محمد احمدی ڈیرہ غازیخان کی اہلیہ صاحبہ کو گرنے کی وجہ سے آنکھ پر چوٹ لگی ہے۔

○ مکرم محمد حنیف خان صاحب ابن چوہدری محمد اسماعیل صاحب آف لکی نو بعارضہ خرابی جگر شدید بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم ناصر احمد صاحب چیمہ علی پور ضلع مظفر گڑھ بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

سانحہ ارتحال:۔ محترمہ شریفہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم لطیف احمد صاحب شاد انچارج بکڈپو احمدیہ ہال کراچی مختصر علالت کے بعد ۷ مئی ۹۱ء کو وفات پا گئیں۔ آپ مکرم چوہدری حاکم علی صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ کی بیٹی تھیں۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

○ محترمہ نیک بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم میاں غلام نبی صاحب کورٹ قاضی نزد احمد نگر ربوہ مورخہ ۳ مئی ۹۱ء کی صبح کو چند روز بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئیں۔ وفات کے وقت عمر ۸۰ سال تھی۔ آپ مکرم میاں ظہور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کورٹ قاضی کی والدہ تھیں۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ ۳ مئی ۹۱ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے پڑھائی۔ تدفین عام قبرستان میں ہوئی اور قبر تیار ہونے پر مکرم ظفر اللہ ہنجرا صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

○ محترمہ رحیم بی بی صاحبہ بیوہ مکرم محمد یعقوب صاحب بعمر ۸۲ سال ۲ اپریل ۹۱ء کو رات نو بجے وفات پا گئیں۔ آپ مکرم مولانا نور الحق صاحب انور اور مکرم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی کی ہمشیرہ تھیں۔

محترمہ مسز ممتاز جہاں حنیف صاحبہ مورخہ ۸ مئی ۱۹۹۱ء بروز بدھ لاہور میں وفات پا گئیں۔ اگلے روز نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن میں انکی تدفین ہوئی۔ آپ محترم ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب کی ہمشیرہ تھیں۔

احباب انکی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

اعلان نکاح

اعلان نکاح: مکرم تنویر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب کھچی کا نکاح عزیزہ تنویر اکرم صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب اسلام آباد سے ۲۵۰۰۰/- روپے حق مہر پر مورخہ ۱۹ مئی کو بیت الحمد اسلام آباد میں مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔

○ مکرم اعجاز الحق صاحب ولد مکرم انوار الحق صاحب دار العلوم غربی کا نکاح عزیزہ ثنا نذیر ناہید صاحبہ بنت مکرم عبد اللطیف صاحب سانده کلاں لاہور کے ہمراہ بعوض ۲۵ ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۱۹ مئی ۹۱ء کو مکرم رحمت اللہ صاحب شاہد مربی سلسلہ نے احمدیہ بیت الحمد بیرون دہلی گیٹ لاہور میں پڑھا۔ اعجاز الحق صاحب مکرم چوہدری عبد الحق صاحب درویش قادیان کے پوتے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

اعلان ولادت

اعلان ولادت: مکرم نصیر احمد شریف صاحب ہومیو ڈاکٹر قائد مجلس خدام الاحمدیہ حافظ آباد کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۴ مئی ۹۱ء کو ایک بیٹے سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام مرزا دانیال احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم شریف احمد صاحب پیر کوٹی زعیم انصار اللہ حافظ آباد کا پوتا اور محترم غلام احمد صاحب دار العلوم غربی ربوہ کا نواسہ ہے نومولود وقف نو میں شامل ہے۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم ہونے کیلئے دعا کریں۔

نمایاں کامیابی

نمایاں کامیابی:۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گوجرخان کی دو احمدی طالبات نے مڈل کے امتحان میں راولپنڈی بورڈ میں دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ امۃ البشریٰ بنت مکرم خواجہ محمد رفیق صاحب ۷۴۸/۸۵۰ نمبر لے کر بورڈ میں دوسرے نمبر پر اور عزیزہ فریحہ قمر بنت خواجہ قمر الزمان صاحب ۷۴۲/۸۵۰ نمبر لے کر تیسرے نمبر پر آئی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دونوں بچیوں کے لئے یہ کامیابی بہت مبارک کرے اور مزید ترقیات سے نوازے۔

اعلان دار القضاء

اعلان دار القضاء: مکرم لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سمیع اللہ بٹ صاحب سکنہ فلیٹ نمبر ۱۲ پلاٹ نمبر ۲-۸-۴۶ محمد علی ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم رحمت اللہ بٹ صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا پلاٹ نمبر ۴/۲ دار الصدر ربوہ ان کے سب ورثاء کی خواہش کے مطابق ان کی بیوہ محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

محمود احمد فہیم

ڈائریکٹ ڈائلنگ

ربوہ کے پبلک کال آفس میں ڈائریکٹ ڈائلنگ کی سہولت موجود ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ پبلک کال آفس میں محکمہ ٹیلیفون نے ایک اور آسانی بھی عوام کی سہولت اور بچت کے لئے دے رکھی ہے۔ جس سے زیادہ تر لوگ واقف نہیں ہیں۔ وہ سہولت ڈائریکٹ ڈائلنگ میٹر کی ہے۔ اگر آپ کسی دوسرے شہر یا قصبہ میں ڈائریکٹ ڈائلنگ پر بات کرنا چاہتے ہوں تو پبلک کال آفس میں جا کر وہاں پر موجود عملہ سے ٹیلیفون طلب کریں۔ جسکی سائیڈ پر ایک چھوٹا سا میٹر نصب ہے۔ آپ بذات خود میٹر پر ریڈنگ کو دیکھیں اور کسی کاغذ پر نوٹ کر لیں۔ اب آپ اپنے مطلوبہ شہر یا قصبہ کا کوڈ نمبر اور مطلوبہ نمبر گھما کر بات کریں۔ بات ختم ہونے پر میٹر کو دوبارہ دیکھیں اور ریڈنگ نوٹ کریں۔ آپ نے جتنے یونٹ بات کی ہوگی آپ کا بل اتنے ہی روپے آئے گا اور ساتھ میں ایک روپیہ زائد ۷۵ پ فیس ادا کریں جو کہ محکمہ کی طرف سے لاگو ہے۔

معاذ اینڈ کمپنی
سوسان روڈ، مدینہ ٹاؤن۔ فیصل آباد
فون ۴۳۱۲۷
باتھ روم ٹائلز۔ سینٹری ویئرز۔ سینٹری فٹنگز۔ نیشنل ٹائلز
پیز سٹائل ٹائلز برائے فرش و فیس کے لئے خدمت کا موقعہ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے"

"دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چُوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے"

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

۱۔ اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔
۲۔ عہدیداران جماعت اور مربیان کرام قرآن کریم پڑھانے کا باقاعدہ انتظام کریں
۳۔ مجالس موصیان۔ انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنات بھی تعلیم القرآن کے لئے بھرپور کوشش کریں۔

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

قائم شدہ ۱۹۷۸ء
پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور سے منظور شدہ — فون نمبر ۵۹۲

داخلہ جاری ہے

کلاسیں صبح و شام — بیکار نہ رہیئے ہنر سیکھئے
ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ۔ الیکٹریشن
داخلہ کے لئے تعلیم مڈل / میٹرک
مدت کورسز ۶ ماہ (۳۰۰ گھنٹے)

امتحان حکومت لیتی ہے۔ اور وہی سند جاری کرتی ہے۔

کلاسیں ۱-۶-۹۱ سے شروع ہونگی

صاحب اولاد

اپنے پھولوں سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں

بے بی ٹانک	۱۰/-	BABY TONIC
بے بی گروتھ کورس	۳۰/-	BABY GROWTH COURSE
باڈی بلڈنگ کورس	۱۰۰/-	BODY BUILDING COURSE
چھوٹا قد کورس	۱۰۰/-	DWARFISHNESS COURSE
بول بستری کورس	۳۵/-	BED URINE COURSE
مٹی چھوڑ کورس	۲۰/-	MITI CHOUR COURSE
سوکھا پن کورس	۵۰/-	MARASMAS COURSE
آہستہ دانت نکالنا کیور	۲۰/-	SLOW DENTITION CURE
بے ترتیب دانت کیور	۲۰/-	IRREGULAR TEETH CURE

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کے لئے معقول کمیشن

مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں
تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

لاہور: کیور یٹو سٹور اچھرہ شاپنگ سنٹر۔ اچھرہ
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
راولپنڈی: شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر
پشاور: ڈاکٹر عبدالرحمن معصوم۔ معصوم اینڈ سنز کیمسٹ شیخ آباد نمبر 1
کوئٹہ: ہومیو پیتھک ڈاکٹر بشارت احمد دکان نمبر ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ
ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار
کراچی: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ۔ صدر کراچی
حیدر آباد: ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ
سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ
گوجرانوالہ: کیوریٹو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز۔ باغبانپورہ

کیوریٹو میڈیسن کمپنی ربوہ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

فون ۷۷۱، ۶۰۶

ملکی خبریں

○ قومی اسمبلی کے سابق سپیکر ملک معراج خالد نے مسلح افواج سے اپیل کی ہے کہ افواج پاکستان جمہوریت کے نام پر مسلط مارشل لاء نظام کو ختم کرنے میں اپنا اثر رسوخ استعمال کریں تاہم انہوں نے کہا کہ میرے تجزیے کے مطابق اب پاکستان میں مارشل لاء نہیں آسکتا میرے علم کے مطابق افواج پاکستان مارشل لاء کو پاکستان کے لئے زہر قاتل سمجھتی ہیں۔

○ کنٹرول لائن کے ساتھ بھارتی فوج کی نقل و حرکت میں اضافہ ہوگیا ہے بھارت نے کئی نئی جگہوں پہ چوکیاں اور اڈے قائم کردیئے ہیں۔

○ کپاس کی قیمت میں ۳۵ روپے فی چالیس کلوگرام اضافہ کر دیا گیا۔

○ سندھ میں نقاب پوشوں نے ٹرین اور بسوں پر حملے کئے جن سے ۶ افراد ہلاک ہوگئے جئے سندھ تحریک کے ترقی پسند گروپ کی اپیل پر یوم احتجاج منایا گیا صوبے کے بالائی علاقوں میں مکمل ہڑتال رہی۔ حیدر آباد کو کراچی سے ملانے والے شاہراہ سنسان رہی پولیس کی مداخلت پر ٹریفک بحال ہوا۔

○ وفاقی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ سندھ اسمبلی نہیں توڑی جائے گی۔

○ ڈاکوؤں کو عام معافی دینے کی تجویز پر غور کیا جا رہا ہے۔ یہ تجویز چینی انجینیروں کی رہائی میں مدد دینے والی بااثر شخصیات نے پیش کی۔

○ کراچی میں غیر ملکی باشندوں کو مکمل تحفظ فراہم کردیا گیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے کسٹمز اور ایف آئی اے کے ان پچاس ملازموں کو بحال کرنے کا حکم دے دیا ہے جن کو موجودہ حکومت نے برطرف کر دیا تھا۔ ان افراد کو سابقہ حکومت نے پبلک منٹ بیورو کے تحت بھرتی کیا تھا۔

ضرورت سیکیورٹی گارڈ

نواز آباد فارم میرپور خاص میں سیکیورٹی کیلئے سابق فوجیوں کی ضرورت ہے۔ عمر پچاس سال سے کم ہو۔ معقول تنخواہ اور فیملی رہائش کا انتظام ہوگا۔
خواہشمند حضرات درج ذیل پتہ پر لکھیں
مجید احمد طاہر۔ شاہ نواز لمیٹڈ
۱۹۔ ویسٹ وہارف۔ کراچی
پوسٹ بکس نمبر ۴۷۶۶ کراچی

غیر ملکی خبریں

○ چین نے ایک عالمی طاقت (امریکہ) کے زیر تسلط نئے عالمی نظام کو مسترد کر دیا ہے چینی وزیر اعظم نے اس بات کا اظہار چین کا دورہ کرنے والے گبون کے صدر سے ملاقات کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ چین تیسری دنیا کے دیگر ممالک سے تبادلہ خیالات کر کے اپنا نظام ترتیب دے گا۔

○ بھارت کے سابق وزیر اعظم مسٹر مرار جی ڈیسائی کو ان کی رہائش گاہ پر منعقدہ ایک سادہ مگر پروقار تقریب میں نشان پاکستان کا اعزاز دیا گیا۔ یہ پاکستان کا اعلیٰ ترین سول اعزاز ہے۔ مسٹر ڈیسائی کو ۱۴ اگست ۱۹۸۸ء کو نشان پاکستان کا اعزاز ضیاء حکومت نے دیا تھا۔

○ رشین فیڈریشن کے پہلے براہ راست صدر کے انتخاب میں مسٹر بورس یلیسٹن کو سابق وزیر اعظم مسٹر اژکوف سے سخت مقابلہ کا سامنا ہے۔

○ بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں سخت ظالمانہ اقدامات کے ذریعے چار سو کشمیری حریت پسند نوجوانوں کو اپاہج بنا دیا۔ چار دیہات کا گھیراؤ کر کے مسلمان خواتین کی بے حرمتی کی۔

○ کشمیری حریت پسندوں کی تنظیم حزب المجاہدین (نفیر الاسلام گروپ) نے ایک "آرڈیننس" جاری کر کے مقبوضہ جموں و کشمیر کے تمام اخبارات کو حکم دیا ہے کہ وہ بھارت نواز کشمیری لیڈروں کے بیانات شائع نہ کریں۔

ضرورت سٹاف

ہمیں اپنی کمپنی واقع لاہور کیلئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔ درخواستیں اپنے حلقہ کے مربی صاحبان یا امیر صاحبان حلقہ کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔
چوکیداران: ۲ — سپروائزر: ۱
تنخواہ قابلیت اور تجربہ کیمطابق دی جائیگی
ایسٹ ویسٹ انٹرپرائزز لمیٹڈ۔ ہل ویو ہوٹل اینڈ آرکیڈ ۵ ڈیوس روڈ۔ لاہور